© rasailojaraid.com

اداریہ

سوویٹ یونین اور اس کے زیرِ اثر اشتراکی دنیا زبردست تبدیلی کے عمل سے گزررہی ہے۔ یورپ میں بحیرۂ بالٹک سے بحرِاسود تک تمام اشتراکی ممالک بحیثیتِ مجموعی کلیت پسند فلسفۂ زندگی ترک کرنے کا اظہار کرچکے ہیں ۔ تین سال پہلے تبدیلی کے آغاز میں یہ سمجھا گیاتھا کہ ان ممالک میں اشتراکی حکومتوں کی جگہ جمہوری ادارے لے لیں گے مگر شاہراۂ جمہوریت کچھ زیادہ ہموار ثابت نہ ہوئی۔ وقت کے ساتھ جو نئے رجحانات سامنے آئے ہیں، ان میں سرفہرست لسانی اور نسلی قومیت پرستی کا جذبہ ہے جس کی سب سے نمایاں مثال یوگوسلاویہ کی خانہ جنگی ہے۔ قومیت پرستی کے ساتھ ایک دوسرا رجحان ہے جسے "عوامیت" کا نام دیاجاسکتاہے، اس کے تحت کوئی مہم جُو سیاسی کارکن اپنی طلاقتِ لسانی اور پرکشش شخصیت سے فائدہ اٹھاکر معاشرے کے غیرمطمئن طبقوں کو اپنے گرد جمع کرلیتاہے اورملک وقوم کو درپیش سنگین مسائل کا واقعی "حل" مہیا کرنے کے بجائے آبادی کے کسی کمزور گروہ کو تمام خرابیوں کا ذمہ دار قرار دینے کی کوشش کرتاہے۔ عموماً مذہبی ونسلی اقلیتیں ہی ان کا نشانہ بنتی ہیں۔ قومیت پرستی اور عوامیت سے جو خلفشار، بدامنی اور قتل وغارت کی فضا بن رہی ہے، اس سے یہ خدشہ ابھرتاہے کہ سابق پرجوش کلّیت پسند، جو مکمل طورپر نابود نہیں ہوئے، جمہوریت کا تجربہ کیے بغیر اس کی خامیوں کا چرچا کرکے اپنے لیے پھر کوئی مقام نہ بنالیں۔

یورپ کے اس تغیر پذیر خطے میں بسنے والے مسلمان براہِ راست متاثر ہورہے ہیں۔ نئی تبدیلیوں سے جہاں ان کےسامنے نئے راستے کھلے ہیں وہیں انہیں نئے چیلنج بھی درپیش ہیں۔ مسلم آبادی کے حوا لے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے علاقے کا اہم ترین ملک البانیہ ہے جہاں سرکاری سرپرستی میں "الحاد" کی مہم اپنی ہمہ گیری اور تشدّد کے باوجود لوگوں کے دلوں سے اسلام کی محبت کُھرچ نہ سکی اور آج بھی ملک کی ستر فیصد سے زائد آبادی اپنے تشخّص کے لیے اسلام کا حوالہ استعمال کرتی ہے۔ البانیہ کی مسلم اکثریت کے ساتھ یوگوسلاویہ، رومانیہ اور بلغاریہ میں قابل لحاظ مسلم اقلیتیں ہیں جنہوں نے ماضی قریب میں اپنی دینی وثقافتی شناخت کےلیے کسی قربانی سے دریغ نہ کیا اور یہ ان کی سخت جانی کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دباوٗ ،تشدّد ،قیدوبند اور جلاوطنی کے باوجود اپنی جداگانہ شناخت برقرار رکھی۔

زیرِنظر شمارہ بلغاریہ کی مسلم اقلیت ، ماضی قریب میں اس کی جدوجہد اور بدلتے ہوئے حالات میں اس کو درپیش مسائل کے لیے وقف ہے۔

بلغاریہ اگرچہ آبادی کےلحاظ سے ایک چھوٹا ملک ہے (دسمبر ۱۹۸۵ء کی مردم شماری کے مطابق کل آبادی ۸۰۹۴ ملین تھی اور اب اندازاً نو ملین یعنی نوے لاکھ کے لگ بھگ ہے۔) مگر اشتراکی دنیا کے حوالے سے بوجوہ اہم رہاہے۔ یہ مشرقی یورپ کے ان آٹھ ممالک میں شامل تھا جنہوں نے"معاہدہ شمالی اوقیانوس" کے بالمقابل "معاہدۂ وارسا" پر دستخط کیے تھے۔ دنیا کی دو بڑی طاقتوں کے مابین سرد جنگ کے دوران میں بلغاریہ کی سیاسی قیادت نے روسی نقطۂ نظر کی نہ صرف تائید کی بلکہ کمیونسٹ رہنما ٹوڈرژیوکوف نے بلغاریہ میں اسٹالن کا روسی تجربہ دہرانے کی کوشش کی -

تاریخی اعتبار سے بلغاریہ کی ریاست ۶۸۱ء میں اس وقت وجود میں آئی جب اس کے بانی ایسپا روتھ نے بازنطینی شہنشاہ کنسٹنٹائن چہارم کے ساتھ معاہدۂ امن پر دستخط کیے تھے۔ بلغاریہ کا بڑا حصہ ۱۳۹۶ء میں خلافت عثمانیہ میں شامل ہوا اور تقریباً پانچ صدیوں تک

© rasailojaraid.com